حقوق القرآن

اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰی مَعَادٍ ط (۸۵ / ۲۸ اَلْقَصَص)

" اے پیغمبرﷺ جس اللہ نے آپ پر قرآن نازل فرمایا ہے وہ آپکو دوبارہ پہلی جگہ لانے والا ہے
قرآن پاک کے حقوق بہت ہیں ۔ بعض علماء نے ان حقوق کو عوام الناس کو سمجھانے کے لیے
آٹھ الگ الگ حصوں میں بیان کیے ہے ۔ **(1)** قرآن کریم پر ایمان لایا جائے (اٰمِنُوا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَالْکِتٰبِ) **(2)** قرآن کریم کا ادب احترام کیا جائے **(3)** قرآن کریم کی تلاوت صحیح تلفظ سے کی جائے (اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنَ الْکِتٰبِ) **(4)** قرآن کریم کو حفظ کیا جائے
(5) قرآن کریم کے آیات کے معنی میں غور اور تدبر کیا جائے **(6)** قرآن کریم کے احکام پر عمل کیا جائے اسکی اتباع کی جائے **(7)** قرآن کریم کی نشر واشاعت کی جائے
(8) قرآن کے ذریعہ نصیحت کی جائے ڈرایا جائے

(1) قرآن کریم پر ایمان لایا جائے

. سمجھنے کی بات ہے جب اللہ رب العالمین پر ایمان ہے تو اللہ کی بھیجی ہوئی تعلیم اسکی دی ہوئی کتاب پر بھی ایمان ہونا چاہیے ۔
ایمان لانے کا مطلب ہے " زبان کے قول کو ، دل مانے زبان اقرار کرے ، قلب تصدیق کرے اور بدن عمل کرے"

(۱) اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ط کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِکَتِهٖ وَکُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ قف لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ قف وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ (۲۸۵ / ۲)

"ایمان لائے رسول اس ہدایت پر جو انکی طرف اللہ تعالی کی جانب سے نازل ہوئی اور مومن بھی (ایمان لائے) یہ سب ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور اسکے فرشتوں پر اور اسکی کتابوں پر اور اسکے رسولوں پر ،

(۲) فَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ج (۴۷ /۲۹ اَلْعَنْكَبُوْت)

" پس جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ اس پر ایمان لاتے ہیں "

(۳) وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ج (۴۲/۱۵ اَلشُّوْرٰی)

" اور کہہ دیجئے کہ اللہ تعالی نے جتنی کتابیں نازل فرمائی ہیں میرا ان پر ایمان ہے "

سوال . قرآن پر کیوں ایمان لانا چاہئے ؟

(1a) جواب .کیونکہ جس شخص نے ایمان نہیں لایا وہ کافر ہے

(۱) بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ

(۳۹/۵۹ اَلزُّمَر) ہاں بےشک تیرے پاس میری آیتیں پہنچ چکی تھیں جنہیں تو نے جھٹلایا اور غرور وتکبر کیا اور تو تھا ہی کافروں میں

(۲) وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ۔ (۴۷ /۲۹ اَلْعَنْكَبُوْت)

" ہماری آیتوں سے وہی انکار کرتے ہیں جو ضدی کافر ہیں "

(۳) وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ (۴۹ /۲۹ اَلْعَنْكَبُوْت)

" اور ہماری آیتوں سے وہی انکار کرتے ہیں جو ظالم ہیں"

(1b) جواب .کیونکہ اللہ رب العالمین کا حکم ہے

(۱) يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْآ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ط وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا (۱۳۶ / ۴ اَلنِّسَآء) "اے لوگو جو ایمان لائے ہو ' ایمان لاؤ اللہ پر اور اسکے رسول ﷺ پر اور اس کتاب پر جو نازل کی ہے اس نے اپنے رسول ﷺ پر اور جو کتابیں اس سے پہلے نازل کیں تھیں

سب پر ایمان لاؤ اور جو شخص اللہ اور اسکے فرشتوں اور اسکی کتابوں اور اسکے رسولوں اور قیامت کے دن سے انکار کرے تو یقیناً وہ بھٹک کر نکل گیا گمراہی میں بہت دور (یعنی وہ سیدھے راستے سے بھٹک کر دور جا پڑا) **(۲)** یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰۤى اَدْبَارِهَاۤ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّاۤ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا (۴۷ / ۴ اَلنِّسَآء)

" اے لوگو جنہیں دی گئی ہے کتاب ایمان لاؤ اس کتاب پر جو ہم نے نازل کی ہے جو تصدیق کرتی ہے اس کتاب کی جو تمھارے پاس ہے قبل اسکے کہ ہم مسخ کردیں چہروں کو اور پھیر دیں انکو ان کی پیٹھ کی طرف یا لعنت کریں ہم ان پر جیسے لعنت کی تھی ہم نے اصحاب سبت پر ۔ اور یاد رکھو کہ اللہ کا حکم نافذ ہوکر رہنے والا ہے " مکہ کے لوگ اچھی طرح سے جانتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کسی استاد سے کوئی کتاب نہیں پڑھی اور نہ ہی لکھنا جانتے تھے ۔ اگر ایسا ہوتا تو کچھ شبہ کرنے کی گنجائش تھی کہ رسول اللہ ﷺ اپنے ہاتھ سے یا انکے استاد اپنے ہاتھ سے قرآن بنا لیتے ہیں سورۃ العنکبوت میں اسکا ذکر ہے

(1c) قرآن پر اس لیے ایمان لانا چاہیے کہ اس میں کوئی کجی یا ٹیڑھا پن نہیں ہے

(۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ؕ قَیِّمًا لِّیُنْذِرَ بَاْسًا شَدِیْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَیُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا

(۲-۱ /۱۸ الکہف) "تمام تعریفیں اسی اللہ کے لیے سزاوار ہیں جس نے اپنے بندے پر یہ قرآن اتارا اور اس میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی بلکہ تمام ٹھیک ٹھاک رکھا تا کہ اپنے پاس کی سخت سزا سے ہوشیار کردے اور ایمان لانے اور نیک عمل کرنے والوں کو خوشخبریاں سنادے کہ ان کے لیے بہترین بدلہ ہے "

(۲) قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا غَیْرَ ذِیْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ (۲۸ /۳۹ اَلزُّمَر)

" ایسا قرآن جو عربی زبان میں ہے جس میں کوئی کجی (ٹیڑھا پن) نہیں تا کہ وہ برے انجام سے بچیں

(1d) قرآن پر اس لیے ایمان لانا چاہیے کہ یہ کتاب مبین ہے

(۱) حٰمٓ ۚ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ (۲ . ۱ / ۴۴ اَلدُّخَان)

" حامیم . قسم ہے اس کتاب مبین کی (مبین یعنی واضح ، روشن) قسم ہے اس وضاحت والے قرآن کی

(۲) قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ (۱۵ / ۵ المآئدہ)

" بے شک آگئی ہے تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی اور واضح کتاب "

(۳) الٓرٰ ۗ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ (۱ / ۱۲ يُوْسُف) " الف . لام . را . یہ روشن کتاب کی آیتیں ہیں (یہ آیات ہیں اس کتاب کی جو (اپنا مدعا) صاف صاف بیان کرتی ہیں)

(۴) الٓرٰ ۗ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ (۱ / ۱۵ اَلْحِجْر)

" الف . لام . را . یہ کتاب الٰہی کی آیتیں ہیں اور روشن کتاب کی "

(۵) طٰسٓمٓ ۞ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ (۲-۱ / ۲۶ اَلشُّعَرَآء)

" طا . سین . میم . یہ روشن کتاب کی آیتیں ہیں "

(۶) طٰسٓ ۗ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ (۲-۱/۲۷ اَلنَّمْل)

" طا . سین . یہ آیتیں ہیں قرآن کی (یعنی واضح) اور روشن کتاب کی "

(۷) طٰسٓمٓ ۞ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ (۲ - ۱ / ۲۸ اَلْقَصَص)

" طا . سین . میم . یہ روشن کتاب کی آیتیں ہیں "

(۸) حٰمٓ ۚ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ (۲ - ۱/۴۳ اَلزُّخْرُف) " حا . میم . قسم اس واضح کتاب کی

(1e) سوال . قرآن پر ایمان لانے کے اور کیا وجوہات ہیں ؟

جواب . کیونکہ اسکو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے

اللہ تعالیٰ زبردست اور غالب ہے اس کی قوت اور غلبے کے سامنے کوئی پَر نہیں مار سکتا اسے ہر چیز کا علم ہے اللہ نے قرآن کو اتارا **(١)** حٰمٓ ۚ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ

(٤٠/١ المؤمن) " حا میم . اس کتاب کا نازل فرمانا اس اللہ کی طرف سے ہے جو غالب اور دانا ہے

(٢) اَللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَ الْمِيْزَانَ ۭ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ

(٤٢/١٧ اَلشُّوْرٰى) " اللہ تعالیٰ نے حق کے ساتھ کتاب نازل فرمائی ہے اور میزان بھی ' اور تمہیں کیا خبر کہ فیصلہ کی گھڑی قریب ہی آگئی ہو '

(٣) اَلرَّحْمٰنُ ۙ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ (٢ ـ ١ / ٥٥ اَلرَّحْمٰن)

" اللہ جو رحمٰن ہے سکھایا اس نے قرآن ' یعنی اللہ نے قرآن کی تعلیم دی

(٤) حٰمٓ ۚ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ (٢ـ ١ / ٤٥ اَلْجَاثِيَة)

" حٰم یہ کتاب اللہ غالب حکمت والے کی طرف سے نازل کی ہوئی ہے "

(٥) حٰمٓ ۚ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ (٤٦/١.٢ اَلْاَحْقَاف)

" حا میم . اس کتاب کا نازل فرمانا اس اللہ کی طرف سے ہے جو غالب اور حکمت والا ہے "

(٦) حٰمٓ ۚ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۚ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۙ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ (١.٤/ ٤١ حٰم السجدة)

" حا . میم . اتاری ہوئی ہے بڑے مہربان بہت رحم والے کی طرف سے ایک ایسی کتاب کھول کھول کر بیان کئے ہیں جس میں احکام ' قرآن عربی ' ان لوگوں کے لیے جو علم رکھتے ہیں . خوش خبری سنانے والا اورڈرانے والا ہے پھر بھی ان کے اکثروں نے منہ پھیر لیا اور وہ سنتے ہی نہیں "

(٧) وَالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَالْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ (٣٥/٣١ فَاطِر)

'اور یہ کتاب جو ہم نے آپ کے پاس وحی کے ذریعہ بھیجی ہے یہی حق ہے جو اپنے سے پہلے کی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے بے شک اللہ تعالی اپنے بندوں کی پوری خبر رکھنے والا اور دیکھنے والا ہے'

(۸) اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (۹ / ۱۵ اَلْحِجْر)

" بلا شبہ ہم ہی نے قرآن کو نازل کیا ہے اور یقیناً ہم ہی اسکے نگہبان ہیں ہم ہی اسکے محافظ ہیں '

(۹) وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ (٦/١١٤ اَلْاَنْعَام) " اور وہ لوگ جنہیں دی ہم نے کتاب ' جانتے ہیں کہ یہ نازل ہوئی ہے آپکے رب کی طرف سے ' سو ہرگز نہ ہونا آپ شک کرنے والوں میں "

(1f) سوال . کیا قرآن میں کوئی شک وشبہ ہے پھر کیوں ایمان نہیں لاتے ؟

جواب . قرآن میں شک کی گنجائش ہی نہیں

اس کتاب پر ایمان لانا اس لیے ضروری ہی کہ اس میں شک وشبہ کی گنجائش ہی نہیں ہے یہ کتاب شک و شبہ سے پاک ہے

(۱) الٓمّٓ ۚ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۚ (۲ - ۱ / ۲ اَلْبَقَرَة)

" الف لام میم یہ ایسی کتاب ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے"

(۲) الٓمّٓ ۚ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ (۲ - ۱ / ۳۲ اَلسَّجْدَہ)

" الٓمّٓ اس بات میں کچھ شک نہیں کہ اس کتاب کا نازل کیا جانا سارے جہان کے پروردگار کی طرف سے ہے "

(۳) وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ (۳۷ / ۱۰ يُوْنُس)

" اور یہ قرآن ایسا نہیں ہے کہ اللہ (کی وحی) کے بغیر (اپنے ہی سے) گھڑلیا گیا ہو۔ بلکہ یہ تو (ان کتابوں) کی تصدیق کرنے والا ہے جو اسکے قبل (نازل) ہوچکی ہیں اور (احکام ضروریہ) کی تفصیل بیان کرنے والا ہے ' اس میں کوئی بات شک کی نہیں کہ رب العالمین کی طرف سے ہے"

(٤) اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ۭ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ

(٦/١١٤ الْاَنْعَام)

"سوکیا اللہ کے سوا کوئی اور تلاش کروں میں فیصلہ کرنے والاحالانکہ وہی ہے جس نے نازل کی ہے آپکی طرف یہ کتاب پوری تفصیل کے ساتھ اور وہ لوگ جنہیں دی ہم نے کتاب ' جانتے ہیں کہ یہ نازل ہوئی ہے آپکے رب کی طرف سے سو ہر گز نہ ہونا آپ شک کرنے والوں میں"

(2) قرآن کریم کا ادب احترام کیا جائے

.اس سے مراد حقیقی ادب ہے اور ظاہری ادب ہے قرآن مجید سارے کتابوں میں سب سے زیادہ عظمت والی کتاب ہے قرآن جب پڑھا جائے اسے غور سے سننا چاہیے اور شور وغل نہیں کرنا یہ سب آداب قرآن کے ضمن میں آتے ہیں (١) بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ۙ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ

(٢٢-٢١ / ٨٥ اَلْبُرُوْج) " سو ہے وہ قرآن بڑی عظمت وشان والا جو لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے"

(٢) فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۙ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۙ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ۙ كِرَامٍۢ بَرَرَةٍ

(١٤-١٣ / ٨٠ عَبَس) " قرآن لکھا ہوا ہے ایسے صحیفوں میں جو مکرم ہیں بلند مرتبہ ہیں پاکیزہ ہیں"

(٣) لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰي جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۭ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ (٢١ / ٥٩ اَلْحَشْر)

"اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو تم دیکھتے کہ اللہ کے خوف سے دب جاتا اور پھٹ جاتا اور یہ مثالیں بیان کرتے ہیں انسانوں کے لیے تاکہ وہ غور وفکر کریں"

(٤) وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (٢٠٤/٧ الْاَعْرَاف)

" اور جب قرآن پڑھا جائے تمھارے سامنے تو توجہ سے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحمت ہو "

(٥) اَلَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ اُوْلٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُوْلٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ (١٨/٣٩ الزمر) " جو غور سے سنتے ہیں کلام الٰہی پھر پیروی کرتے ہیں اسکے بہترین پہلو کی یہی وہ لوگ ہیں جنھیں ہدایت بخشی ہے اللہ نے اور یہی ہیں جو عقل والے ہیں"

اُولُوا لْاَلْبَاب یعنی عقل والے

(3) قرآن کریم کی تلاوت کرو جیسا کہ اسکے پڑھنے کا حق ہے

(١) فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ (٩٨ /١٦ النحل)

" پھر جب پڑھنے لگو تم قرآن تو پناہ مانگ لیا کرو اللہ کی شیطان مردود سے "

عربی میں اُتْلُ کے معنی ہوتے ہیں پڑھو یا تلاوت کرو ، يَتْلُو وہ پڑھتے ہیں يَتْلُوْنَهٗ وہ پڑھتے ہیں اسکو " قرآن کی تلاوت کرنے کا حکم اور اسکو پڑھ کر سنانے کا حکم بیشتر مقامات پر آیا ہے مثلا

(٢) اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُوْلٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُوْلٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ (١٢١/٢ الْبَقَرَة) " وہ لوگ جن کو دی ہے ہم نے کتاب جو پڑھتے ہیں اسے جیسا کہ اسکے پڑھنے کا حق ہے ، وہی لوگ ایمان رکھتے ہیں اس پر اور جو کفر کا رویہ اختیار کرتے ہیں اسکے ساتھ سو وہی نقصان اٹھانے والے ہیں "

(٣) اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ (٤٥/ ٢٩ الْعَنْكَبُوْت) "

تلاوت کرو اے نبی ﷺ جو وحی کیا گیا ہے تمھاری طرف بطور کتاب اور قائم کرو نماز ۔ (یعنی اے نبی ﷺ اس کتاب کو پڑھا کرو) "

(٤) وَاتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ط لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ قف وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا (۱۸/۲۷ اَلْكَهْف) "اور سنا دو جو کچھ وحی کیا گیا ہے تمھاری طرف ۔ تمھارے رب کی کتاب میں سے ۔ نہیں کوئی بدلنے کا مجاز اسکی باتوں کو اور ہرگز نہ پاؤگے تم اسکے سوا کوئی جائے پناہ "

صحیح تلفظ سے اسکی قرأت کی جائے تلاوت کی جائے ' خوش الحانی سے قرآن پڑھا جائے اچھی آواز والے کو قرآن سنانے کے لیے کہے۔ مخارج اور قرأت کے دیگر اصول سیکھنا چاہیے ۔ مثال کے طور پر اگر کوئی شخص رمضان کی تراویح اچھے قاری سے سنے مثلا حرم کعبہ کے امام ' اچھے قاری جو قرآن کے الفاظ ادا کرتا ہے دل پر رقت طاری ہوتی ہے دل پر ایک عجیب کیفیت ہوتی ہے ایک ایک آیت اثر کرتی ہے ۔ دل نرم ہوتے ہیں اور کلام اللہ سے محبت بڑھتی ہے

(3a) قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر اطمینان سے پڑھنے اور ٹھہر ٹھہر کر سنانے کا حکم۔

ترتیل سے پڑھنا یعنی حرفوں کے مخارج اور صفات کا لحاظ رکھ کر اور ٹھہر ٹھہر کر صاف صاف پڑھنا اس سے معلوم ہوا کہ تجوید سیکھنا ضروری ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ تیز تیز پڑھنے سے تین حقوق قرآنی تیز پڑھنے والے سے چھوٹ جاتے ہیں پہلا اللہ تعالی کے حکم کے خلاف ورزی کرتا ہے تیز پڑھنے والا جبکہ اللہ کا حکم ہے کہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھو اور دوسرا اس عظیم کتاب کے عظیم الفاظ کا ادب کا لحاظ نہیں کررہا ہے یہ تیز پڑھنے والا ۔ اور تیسرا یہ کہ تیز پڑھنے سے نہ کچھ سمجھ آرہا ہے غلطی بھی ہوسکتی ہے ۔ جب سمجھ نہیں آرہا تو تدبر کیسے کرے گا

(۱) یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ لا قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا لا نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلًا لا اَوْ زِدْ عَلَیْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ط (۱-۴/۷۳ اَلْمُزَّمِّل) "اے کپڑے میں لپٹنے والے 'رات کی نماز میں کھڑے رہا کیجئے مگر تھوڑی سی رات یعنی آدھی رات یا کم کریجیے اس میں سے تھوڑا حصہ یا زیادہ کریجیے اس پر کچھ ۔ اور پڑھئے قرآن کوخوب ٹھہر ٹھہر کر "

(۲) وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِیْلًا ۰ قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖۤ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ط (۱۰۶ - ۱۰۷/ ۱۷ بَنِی اِسْرَآئِیْل) ترجمہ " اور ہم نے قرآن کو تھوڑا تھوڑا

کرکے (اس مصلحت) سے اتارا تاکہ آپ ٹھہر ٹھہر کر لوگوں کو پڑھ کر سنایئے اور (یہی وجہ ہے کہ)ہم نے اسکو رفتہ رفتہ اتارا ''

دوسرا ترجمہ '' اور نازل کیا ہے ہم نے اس قرآن کو واضح مضامین کے ساتھ تاکہ پڑھ کر سنایئے آپ اسے انسانوں کو ٹھہر ٹھہر کر اور نازل کیا ہے ہم نے اسکو بتدریج (حسب موقعہ) ''

(3b) خوش الحانی، اچھی آواز سے قرآن پڑھنے کا حکم

(۱) حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا جو قرآن کو خوش الحانی سے نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں ہے '' (بخاری ۹/٦١٨ ' ابوداؤد) ۔

(۲) حدیث میں آتا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا '' قرآن کو اچھی آواز سے زینت دو ''

زینوا القران بأصواتکم

(۳) قتادہؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ انسؓ سے دریافت کیا گیا کہ نبی کریم ﷺ کی تلاوت قرآن کا انداز کیا تھا؟ تو انہوں نے بتایا کہ آپ ﷺ اپنی قرأت میں (حروف مد اور حروف لین کو معروف طریقہ کے مطابق)کھینچ کھینچ کر پڑھتے تھے ' پھر انسؓ نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر بتایا اور اس میں لفظ بِسْمِ اللّٰهِ ' الرَّحْمٰن اور الرَّحِیْم کو کھینچ کر پڑھا (٥٦٦/٦بخاری)

یہ آیت آپ لوگ بارہا دفعہ سنی ہوگی کہ صرف ایک آیت پڑھ کر رسول اللہ ﷺ رات بھر روتے رہے ۔ اور باربار اسکی تلاوت گڑگڑا کہ رب العالمین کے حضور کرتے رہے

(٤) اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (٥/١١٨ اَلْمَآئِدَه) اگر عذاب دے تو انہیں تو بے شک وہ بندے ہیں تیرے اور اگر معاف کردے انھیں تو بے شک تو ہر چیز پر غالب اور بڑی حکمت والا ہے (اگر تو انھیں عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کہ بخش دے تو تیری مہربانی ہے) بے شک تو غالب اور حکمت والا ہے

(3c) قرآن کی تلاوت کے مستحب اوقات

قرآن پڑھنے کے بہترین اوقات فجر کے وقت ' رات کے آخیر اوقات مثلا تہجد ہیں حسب ذیل دو آیات کے مفہوم بالکل واضح ہیں ' دن کے مقابلے میں فجر اور تہجد کے اوقات میں قرآن زیادہ واضح اور حضور قلب کے لیے زیادہ مؤثر ہے ' اس لیے کہ اس وقت دوسری آوازیں خاموش ہوتی ہیں ' فضاء میں سکون غالب ہوتا ہے اس وقت جو قرآن پڑھا جاتا ہے وہ آوازوں کے شور اور دنیا کے ہنگاموں کی نذر نہیں ہوتا بلکہ قرآن کا پڑھنے والا اس سے خوب محفوظ رہتا ہے اور قرآن کے اثر آفرینی کو محسوس کرتا ہے

(۱) اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ۭ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا (۷۸ /۱۷ بَنِیْ اِسْرَآئِیْل) " نماز کو قائم کرو زوال آفتاب سے لے کر رات کی تاریکی تک اور فجر کا قرآن پڑھنا بھی ' یقیناً فجر کے قرآن پڑھنے (کے وقت) فرشتے حاضر ہوتے ہیں "

(۲) اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا (۶/۷۳ المزّمّل) " بے شک اٹھنا رات کو ہے بہت ہی کارگر (نفس پر) قابو پانے کے لیے اور بہت ہی خوب وقت ہے (قرآن) پڑھنے کے لیے

(3d) مستحب قراءت کی مقدار۔ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۲۰/۷۳ المزّمّل) "لہذا آپ قرآن پڑھئے جتنا آسانی سے پڑھ سکتے ہیں "

(3e) قرآن سن کر رب العالمین سے ڈرنے والوں کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں اور انکے جسم اور دل نرم ہوکر اللہ کے ذکر کی طرف راغب ہوتے ہیں ۔

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ (۲۳ /۳۹ اَلزُّمَر)

"اللہ نے نازل فرمایا ہے بہترین کلام ایک ایسی کتاب جسکے تمام (اجزا) ہم رنگ ہیں (یعنی اسکے سارے حصے حسن کلام ،معنی وغیرہ خوبیوں میں ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں) اور مضامین دوہرائے گئے ہیں، رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اسے سن کر ان لوگوں کےجسم پر جو ڈرتے ہیں اپنے رب سے پھر نرم ہوکر انکے جسم اور انکے دل (راغب ہوجاتے ہیں) اللہ کے ذکر کی طرف ' یہ ہدایت ہے اللہ کی ' راہ دکھاتا ہے وہ اس کے ذریعہ سے جسے چاہتا ہےاور جسے گمراہ کردے اللہ تو نہیں ہے اسے کوئی ہدایت دینے والا " حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا اِقْرَأْ عَلَیَّ الْقُرْاٰنَ " مجھے قرآن پڑھ کر سنایئے ' میں نے کہا بھلا آپ کو کیا سناؤں آپ پر قرآن شریف اترا ہے آپ ﷺ نے فرمایا اِنِّی اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهُ مِنْ غَیْرِیْ مجھے دوسرے سے سننا اچھامعلوم ہوتا ہے " (٥٦٩/٦بخاری)

(4) قرآن کریم کو حفظ کیا جائے

لوگوں کا اکثر خیال ہے کہ حفظ کرنا مشکل کام ہے جسکو اللہ آسان کردے اسکے لیے کوئی مشکل نہیں ۔ یہ صرف لوگوں کی کاہلی ہوتی ہے اور لوگ اکثر یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ اب یہ عمر نہیں ہے بچپن میں ہونے والا کام نہیں ہوا ۔ جتنا بھی ہو کلام اللہ کو حفظ کر لینا چاہئے ۔میں ایک مثال بیان کرتا ہوں ۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ صرف ذہین inteligent لوگوں کا کام ہے کیا آپ دیکھتے نہیں کہ بہت کم پڑھے لکھے لوگ بھی حفاظ ہوتے ہیں ۔ یہ صرف اللہ رب العالمین کا لطف وکرم ہے کوئی بندہ اگر کوشش کرے تو اللہ کی مدد ضرور آئے گی آپکو حفاظ ڈاکٹرز Doctors' انجینیرز Engineers' محاسب اکونٹنٹ Accountants' وکیل Lawyers' کلرک Clerks' سپرنٹنڈنٹ Suprintendants ملیں گے ۔ ایک کلرک بھی حافظ ہوتا ہے ایک ڈرائیورDriver بھی حافظ ہوتا ہے ایک حارس Watchman بھی حافظ ہوتا ہے ۔ ایک لیبر Labourبھی حافظ ہوتا ہے ۔ یہ سب حافظ کیسے ہوئے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے ۔ اچھا اب دوسرے طریقہ سے میں سمجھاتا ہوں ۔ دنیا کے ١٠٠ سو ذہین آدمیوں کو جمع کریجئے اور ان سے کہیے کہ یہ ٦٠٠ چھ سو صفات حفظ کرکے سناؤ ۔ جملہ بہ جملہ ' لفظ بہ لفظ بالکل ویسا سنانا ہے آپکو ۔ یہ

لوگ ہرگز نہیں سنا سکتے ۔ کون لوگ ہیں یہ سب سے زیادہ ذہین آدمی ۔ اور ایک مثال ایک انگریز سے کہیئے کہ تم کو چینی زبان یا ملباری یا اردو زبان میں یہ ۲۰۰ صفحے یاد کرکے سنانا ہے جنکے نہ معنی معلوم اور نہ وہ کچھ سمجھتا ہو۔ آپ لوگ خود سوچیئے کہ کیا کوئی انگریز ٹامل یا تلگو یا پنجابی زبان میں ۶۰۰ صفحات یاد کر سکے گا یہ ناممکن ہے اسی طرح اردو جاننے والے سے کہئے کہ آپ جرمن یا کورین زبان میں ۶۰۰ صفحات یاد کرو کیا یہ ممکن ہے سبحان اللہ ۔ اللہ تعالی کا فضل ہے کہ ایک تلگو دان بھی حافظ ہے ملباری بھی حافظ ہے ایک انگریز بھی حافظ قرآن ہے ایک چینی زبان بولنے والا بھی حافظ قرآن ہے۔ جب ہی تو اللہ کا فرمان ہے

(۱) لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ ۔ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْاٰنَهُ ۔ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهُ ۔ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ (۱۹-۱۶/۷۵ اَلْقِيٰمَة) " (اے پیغمبر ﷺ) وحی کے ختم ہونے سے پہلے اپنی زبان کو حرکت مت دیجئے کہ اسکو جلدی یاد کریں ۔ بلاشبہ اسکا جمع کرنا اور پڑھانا ہمارے ذمہ ہے تو جب ہم اسکو (فرشتہ کی زبانی) پڑھا کریں تو غور سے سنتے رہئے اسکی قرأت کی ۔ جب ہم پڑھ لیں تو آپ اسکے پڑھنے کی پیروی کریں ۔ پھر یقیناً ہمارے ہی ذمہ ہے اسکا مطلب سمجھا دینا ۔ " قرآن پاک اللہ تعالی کی طرف سے عطا کیاہوا معجزہ ہے جو اپنے حبیب علیہ سلام کہ دل پر نازل فرمایا

۔ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا " جس کے سینے میں قرآن کا کوئی حصہ بھی محفوظ نہیں وہ (سینہ) ویران گھر کی طرح ہے "

(4a) قرآن کریم کی حفاظت کا ذمہ اللہ نے لیا ہے.

(۱) اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهُ لَحٰفِظُوْنَ (۹ / ۱۵ اَلْحِجْر) " بلا شبہ ہم ہی نے قرآن کو نازل کیا ہے اور یقیناً ہم ہی اسکے نگہبان ہیں ہم ہی اسکے محافظ ہیں اور سورۃ کہف میں اللہ رب العالمین کا فرمان ہے "

(۲) وَاتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ۔ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهِ ۔ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهِ مُلْتَحَدًا (۲۷/۱۸ اَلْكَهْف) "اور (اے پیغمبر ﷺ) آپکے پروردگار کے پاس سے جو

کتاب آپکی طرف وحی کے ذریعہ بھیجی جاتی ہے اسکو پڑھتے رہا کیجئے اللہ کی باتوں کو بدلنے والا کوئی نہیں (یعنی نہیں کوئی بدلنے کا مجاز اللہ کی باتوں کو) اور اسکے سوا تم کہیں پناہ کی جگہ نہ پاؤگے ''
اللہ تعالیٰ خود جسکی حفاظت کرے اسکو کوئی بدل سکتا نہیں

(۳) لَا يَأْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ ط تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ (۴۲/۴۱ حٰمٓ السَّجْدَة) '' جسکے پاس باطل پھٹک بھی نہیں سکتا نہ آگے سے نہ پیچھے سے یہ ہے نازل کردہ حکمتوں والے خوبیوں والے اللہ کی طرف سے (یعنی وہ ہر طرح سے محفوظ ہے آگے سے کا مطلب ہے کمی پیچھے سے کا مطلب ہے زیادتی ۔ یعنی باطل اسکے آگے سے آکر اسمیں کمی اور نہ اسکے پیچھے سے آکر اس میں اضافہ کرسکتا ہے باطل یعنی جھوٹ ۔ جس میں جھوٹ کا دخل نہ آگے سے ہوسکتا ہے نہ پیچھے سے اور نہ ہی کوئی تغیر وتحریف ہی کرنے میں کامیاب ہوسکتا ہے ''

(5) قرآن کریم کے آیات میں غور اور تدبر کیا جائے

قرآن کریم سے رہنمائی حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اس کہ آیات میں تدبر کریں سوچیں غور سے سوچیں سمجھنے کی کوشش کریں ۔ قرآن باربار تاکید کرتا ہے کہ اس میں تدبر کرو غور کرو

(۱) اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ط وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا (۸۲/ ۴) '' کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے ۔ اگر یہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو یقیناً اسمیں بہت کچھ اختلاف پاتے '' معنی یہ ہیں کہ اگرقرآن کلام الٰہی نہیں ہوتا بلکہ کسی انسان یا جن کا بنایا ہوا ہوتا تو اسکے بہت سے بیانات میں اختلاف ہوتا کوئی حصہ بلاغت کے اعلیٰ درجہ پر ہوتا کہ لوگ اس کی مثل نہ کہہ سکتے کچھ پیشن گوئیاں صحیح ہوتیں کچھ غلط ۔ نقص سے بھرا ہوا ہوتا ۔کہیں کچھ کہیں کچھ ' غرض کہ سیکڑوں اختلافات ہوتے ۔ قرآن کے ویسا ' کلام میں بلاغت معانی اور مطالب کی یکسانیت کہاں سے آتی ۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیوں یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے ۔ سورۃ محمد میں آتا ہے '' کیا یہ قرآن میں غور وفکر نہیں کرتے یا انکے دلوں پر تالے (قفل) لگ گئے ہیں '' (۲) اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا (۲۴/ ۴۷ مُحَمَّد) یعنی ایسے لوگوں کے کانوں کو اللہ حق کے سننے سے بہرہ اور آنکھوں کو حق کے دیکھنے سے اندھا کردیا ہے یہ انکے بداعمال کی بدولت ہے

(۳) كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ (۳۸/۲۹ صٓ)

"یہ کتاب جسے نازل کیا ہے ہم نے تمہاری طرف بڑی برکت والی ہے اور (نازل کی ہے)اس غرض سے کہ غور وفکر کریں اسکی آیات پر اور نصیحت حاصل کریں (اس سے) عقل وشعور رکھنے والے "

(5a) قرآن سمجھ کر پڑھئے کیونکہ یہ آسان کتاب ہے.

بعض لوگ کہتے ہیں کہ قرآن کا سمجھنا اپنے بس کی بات نہیں ہے یہ مشکل کام ہے صرف علماء اور مفتیوں کا کام ہے قرآن سمجھنا ۔ اتنی تو بات سوچئے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات قدوس ہے غلطیوں سے پاک ہے کیا اللہ نعوذو باللہ مشکل کتاب اپنے بندوں کے لیے بھیجتا ۔ دین تو آسان ہے جو لوگ کہتے ہیں کہ یہ مشکل کتاب ہے یہ تو بس قرآن سے پہلو بچانے کی بات ہے ۔ قرآن میں دو قسم کی آیات ہیں۔ محکمات اور متشابہات ۔ محکمات کو سمجھنا بالکل آسان ہے جنت دوزق کا بیان آخرت کا بیان ۔ اخلاقی برائیوں سے بچنا اللہ تعالیٰ بار بار جگہ جگہ پر مثالیں بیان فرماتے ہیں کہ لوگ آسانی سے اسکے احکامات کو سمجھیں ۔ اللہ تعالیٰ مچھر کی مثال بیان فرمایا مکھی کی مثال بیان فرمایا اسی طرح اور بھی بے شمار مثالیں بیان ہوئی ہیں ۔ اور جو چیزیں آپ سمجھنے سے قاصر ہیں یا آپ نہیں سمجھ سکتے علماء کے پاس رجوع کیجئے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قرآن کو آسان کردیا ہے

(۱) فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ (۵۸/ ۴۴ اَلدُّخَان)

" قرآن کو آپکی زبان میں آسان کردیا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں "

(۲) فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا (۱۹/۹۷ مَرْيَم)

" درحقیقت یہ ہےکہ آسان کیا ہے ہم نے قرآن کو تمھاری زبان میں نازل کرکے اس لیے کیا ہے تاکہ خوشخبری دو تم اس کے ذریعہ سے متقیوں کو اور ڈراؤ اس سے ہٹ دھرم لوگوں کو یعنی یہ کہہ کر پرہیز گاروں کو خوش خبری دو کہ قرآن میں یہ یہ ہے اور ہٹ دھرمی کرنے والوں کو قرآن کے فرمان کے ذریعہ انکے انجام کے تعلق سے ڈراؤ " قرآن میں ایک آیت جو چار مرتبہ بار بار دہرائی گئی ہے اس سے آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ قرآن سمجھنا آسان ہے یا مشکل

(۳) وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ(۵۴/۱۷ اَلْقَمَر)

" اور بلا شبہ آسان بنا دیا ہے ہم نے اس قرآن کو نصیحت کے لیے سو کیا ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا " (اور بے شک ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لیے آسان کردیا ہے پس کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے) اگر ہم قرآن کا علم حاصل نہیں کریں گے تو اچھے اور برے کی تمیز کیسے ہوگی اپنے آقا اپنے رب کو کیسے پہچانیں گے ۔ ہم کو کیسے معلوم ہوگا کہ ہمارا کیا ہوگا ہمیں یہاں کے بعد کہاں جانا ہے ۔ ہماری اسکے بعد والی منزل کہاں ہے اور وہاں پر آخرت میں کیا ہے جنت کیسی ہوگی دوزخ کیسی ہوگی ۔ کیا کرنے سے عذاب ہے اور کیا کرنے سے ثواب ہے کیا کیا کام یا گناہ ہیں جنکے کرنے سے فلاں فلاں عذاب ہوگا عذاب کس شکل کا ہوگا ۔ دھویں کا یا پیپ کا یا بدبو کا یا کھولتا ہوا پانی کا یا جسم کے جلنے چڑکے اور جھلس جانے کا ۔ یا مار کھانے کا کس قسم کی ہولناکیاں سامنے آئیں گی ۔ قرآن ہی سے اعمال صالح اور اعمال سیئہ معلوم ہوتے ہیں آخرت کی فکر کے ساتھ اس دنیا میں سیکھنا ہے کہ کیسا رہنا ہے قرآن سے کسطرح رہبری حاصل کرنا ہے کہ معاملات کیسے کرنا ہے زندگی کیسی گزارنی ہے ۔ ان سب کے لیے ضروری ہے کہ قرآن میں تدبر کیجئے ۔ دنیا میں کیسے حدیں قائم کی جائیں چور کے ہاتھ کاٹنا ہے ۔ کس کو سنگسار کیا جاتا ہے ترکہ یعنی کسی کے مرنے کے بعد اسکا مال جائیداد اسکے ورثاء میں کیسی تقسیم عمل میں آئے گی ۔ اور جینے والے کو حلال حرام کی تمیز 'قرآن سمجھنے سے ہی آئے گی ۔ رشوت خور کا کیا حال ہوگا ' جھوٹ بولنے والے پر اللہ کی لعنت کیسے آتی ہے ۔ اور قرآن کیسے لعنت بھیجتا ہے ۔ قرآن کن کن کی شفاعت کرے گا ۔ قرآن سے پرانے گزرے ہوئے لوگوں ' قوموں اور پیغمبروں کے حالات معلوم ہوتے ہیں اور قرآن یہ بتاتا ہے کہ جہاد کس طرح ہوتا ہے شہیدوں کے مراتب کیا ہیں ۔ کم تولنے سے کیا نقصانات ہیں ۔ اس دنیا میں قرآن پڑھنے اور سمجھنے سے کس طرح سکون ملتا ہے ۔ یہ سب قرآن سمجھنے سے تدبر کرنے سے آیات کو توجہ سے سننے ہی سے آپکو معلوم ہونگیں ۔

آج کے جدید سائنسدانوں **Scientists and Researchers** کو قرآن سے کس طرح انکے کاموں میں رہنمائی ملتی ہے دریا میں **Barrier** ہے **embroyology** وغیرہ وغیرہ اور بہت سارے علوم نئے نئے ایجاد کررہے ہیں اور ہم ہیں کہ قرآن کو مشکل کتاب کہہ کر ہاتھ پر ہاتھ باندھے بیٹھ گئے ہیں

(٤) الٓرٰ قف كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ لا اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ط اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ (٢ - ١/ ١١ هُوْد)

" الف لام را قرآن ایک ایسی کتاب ہے جس کی آیتیں محکم ہیں ۔ پھر کھول کھول کر واضح کردی گئی ہیں اور یہ اسکی طرف سے ہے جوعظمت والا اور خبر رکھنے والا ہے یہ کہ اللہ کے سواء کسی کی عبادت نہ کرو " (محکم کے معنی ہیں الفاظ اور معنی کے لحاظ سے قرآن محکم مضبوط اور اٹل ہے اسکی عبارت میں فصاحت وبلاغت کے لحاظ سے بال برابر بھی فرق نہیں ہے)

(٥) فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ (١٥٧/ ٦ الْاَنْعَام) سو اب تمھارے پاس تمھارے رب کے پاس سے ایک کتاب واضح اور رہنمائی کا ذریعہ اور رحمت آچکی ہے "

(٦) كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ (٣/ ٤١ حٰمٓ السجدة)

" ایک ایسی کتاب کھول کھول کر (واضح اور تفصیل کے ساتھ) بیان کئے گئے ہیں جس میں احکام ۔ قرآن عربی ۔ ان لوگوں کے لیے جو سمجھ رکھتے ہیں "

(5B) قرآن کریم میں مثالیں بیان کی گئی ہیں کہ اسکی حقیقت لوگ سمجھیں ۔

(١) وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ز فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا (٨٩/ ١٧ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْل) " ہم نے تو اس قرآن میں لوگوں کے سمجھنے کے لیے ہر طرح کی تمام مثالیں بیان کردی ہیں ' مگر اکثر لوگ انکار سے باز نہیں آتے " (لیکن انکار کردیا ماننے سے اکثر لوگ جو کافر ہوگئے)

(٢) وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ط وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا (٥٤/ ١٨ الكهف) " ہم نے اس قرآن میں ہر ہر طریقے سے تمام کی تمام مثالیں لوگوں کے لیے بیان کردی ہیں ' لیکن انسان تمام چیزوں سے زیادہ جھگڑالو ہے "

(٣) وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ز (٢٧/ ٣٩ الزُّمَر) " اور یقیناً ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لیے ہر قسم کے مثالیں بیان کردی ہیں ' کیا عجب کہ وہ نصیحت حاصل کرلیں "

(6) قرآن کریم کے احکام پر عمل کیا جائے اسکی اتباع کی جائے

'اردو میں جس طرح اتباع کہتے ہیں اسی طرح عربی میں اِتَّبِعُوْ کہتے ہیں یعنی اتباع کرنا follow کرنا implement کرنا ' قرآن کا حکم ہے کہ چور کے ہاتھ کاٹو تو اس طرح کی جتنی بھی اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حدیں ہیں انکو نافذ کرنا ۔ جو اللہ کے کسی حکم کو نہیں مانتا وہ کافر ہوگیا ۔

قرآن پر عمل کرنے کا مطلب حلال کو حلال سمجھیں ' حرام کو حرام سمجھیں قرآن پر عمل کرنا یہ ہے کہ قرآن میں جن جن کاموں اور غلطیوں کو گناہ بیان کیے گئے ہیں انہیں گناہ سمجھیں اور یہ گناہ نہ کریں ۔ مثلا غیبت کرنا 'جھوٹ بولنا ' حرام یا رشوت کھانا' شراب ' زناکاری ' خون وقتل غارت گیری ' فساد برپا کرنا تہمت وغیرہ وغیرہ۔ قرآن میں جگہ جگہ پر آپ کو اِتَّبِعُوْ کے الفاظ ملیں گے یعنی اتباع کرنا قرآن کے حکم کو follow کرنا ۔ خود پر اپنے گھر والوں پر اور رشتہ داروں وغیرہ پر ۔ جتنا بھی ہوسکے اسکو نافذ کرنا implement کرنا یا کم از کم انکو بتانا کہ فلاں کام غلط ہے فلاں کام صحیح ہے ' قرآن کا حکم یہ ہے اور آپ لوگ فلاں کام اللہ کے حکم کے برخلاف کررہے ہیں ۔ (١) اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ (٣٩/٢ اَلزُّمَر) "بے شک ہم نے یہ کتاب تمھاری طرف سچائی کے ساتھ نازل کی ہے تو تم خالص اعتقاد سے اللہ کی عبادت کرتے رہو (یاد رکھو) خالص عبادت اللہ ہی کے لیے سزاوار ہے"

(٢) وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (٦/١٥٥ اَلْاَنْعَام)

" اور یہ (قرآن) ایک کتاب ہے جسکو بھیجا ہم نے بڑی خیر وبرکت والی سو اسکی اتباع کرو اور ڈرو تاکہ تم پر رحمت ہو "

(٣) اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ

(٧/٣ اَلْاَعْرَاف)

' لوگو پیروی کرو (اتباع کرو) اسکی جو نازل کیا گیا ہے تم پر تمھارے رب کی طرف سے اور نہ پیروی کرو اپنے رب کو چھوڑکر (دوسرے) سرپرستوں کی (مگر) کم ہی نصیحت قبول کرتے ہو(تم)

(٤) وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ط اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ (١٧٠ /٢ اَلْبَقَرَة)

"اور جب کہا جاتا ہے ان سے کہ پیروی کرو (اتباع کرو) ان احکام کی جو نازل کئے ہیں اللہ نے تو کہتے ہیں نہیں بلکہ ہم تو پیروی کریں گے ان طور طریقوں کی جن پر پایا ہے ہم نے اپنے آباو اجداء کو۔ اگرچہ انکے باپ دادا بے عقل ہوں اور نہ وہ سیدھے راستے پر ہوں"

(٥) وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ط اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ (٢١/٣١ لُقْمٰن) 'اور جب کہا جاتا ہے کہ پیروی کرو اسکی جو نازل کیا ہے اللہ نے تو وہ کہتے ہیں نہیں بلکہ ہم پیروی کریں گے اسکی کہ پایا ہم نے جس پر اپنے باپ دادا کو۔ ان سے پوچھو تم پیروی کروگے تب بھی اگر شیطان بلا رہا ہو تمھیں جہنم کے عذاب کی طرف" بعض اہل کتاب کے لوگوں کی یہ خواہش تھی کہ خاتم النبیین ﷺ ان کی مخالفت نہ کریں بلکہ اتباع کریں مثلا بیت المقدس کو ہمیشہ کے لیے قبلہ قرار دینا وغیرہ '

اس ضمن میں یہ آیت ٣٧/ ١٣ اَلرَّعْد نازل ہوئی

(٦) وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ط وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ لا مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ (٣٧/ ١٣ اَلرَّعْد) 'اور اس ہدایت کے ساتھ نازل کیا ہے ہم نے (تم پر) یہ فرمان عربی اور اگر کہیں پیروی کی تم نے انکے خواہشات کی اسکے بعد بھی کہ آچکا ہے تمھارے پاس حقیقی علم تو نہ ہوگا تھارے لیے اللہ کے مقابلے میں کوئی حامی ومددگار اور نہ کوئی بچانے والا"

(٧) وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ (٥٥/ ٣٩ اَلزُّمَر)

'اور پیروی اختیار کرو اس بہترین کتاب کی جو نازل کی گئی ہے تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے اس سے پہلے کہ آپڑے تم پر عذاب اچانک اور تمہیں خبر بھی نہ ہو"

(۸) فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِیْ اُوْحِیَ اِلَیْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ (۴۳/۴۳ اَلزُّخْرُف)

" سو مضبوطی سے تھامے رہیے جو وحی آپ کی طرف کی گئی ہے ' بیشک آپ راہ راست پر ہیں "

(۹) فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَیْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَ رَبُّكُمْ ؕ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ؕ لَا حُجَّةَ بَیْنَنَا وَ بَیْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ یَجْمَعُ بَیْنَنَا ۚ وَاِلَیْهِ الْمَصِیْرُ (۴۲/۱۵ اَلشُّوْرٰی) "لہذا اسی (دین) کی طرف آپ دعوت دیجئے اور اسی پر ثابت رہیے جس طرح آپ کو حکم دیا گیا ہے اور نہ اتباع کیجئے انکی خواہشات کی ' اور کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے جتنی کتابیں نازل فرمائی ہیں میرا ان پر ایمان ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں انصاف کرتا رہوں تمہارے درمیان ' ہمارا اور تمہارا پروردگار (رب) اللہ ہی ہے ہمارے اعمال ہمارے لیے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لیے ہیں کوئی جھگڑا (حجت) نہیں ہمارے اور تمہارے درمیان ' اللہ جمع کرے گا ہم سب کو (ایک روز) اور اسی کی طرف سب کو پلٹنا (لوٹنا) ہے "

(۱۰) اَلَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ اُوْلٰٓئِكَ الَّذِیْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُوْلٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ (۳۹/۱۸ اَلزُّمَر)

" جو غور سے سنتے ہیں کلام الٰہی پھر پیروی کرتے ہیں اسکے بہترین پہلو کی یہی وہ لوگ ہیں جنھیں ہدایت بخشی ہے اللہ نے اور یہی ہیں جو عقل والے ہیں " اُولُوا لْاَلْبَاب ' یعنی عقل والے '

(6a) قرآن کریم کے احکام کے مطابق فیصلے کیئے جائیں

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰكَ اللّٰهُ ۭ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَاۗىِٕنِيْنَ خَصِيْمًا ۙ وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (١٠٦'١٠٥ / ٤ اَلنِّسَآء)

"اے پیغمبر ﷺ ہم نے آپ پر سچی کتاب نازل کی ہے تا کہ اللہ نے جو کچھ آپ کو دکھا دیا ہے اسکے مطابق لوگوں کے درمیان فیصلہ کیجئے اور ان دغا بازوں کی طرف سے جھگڑنے والے نہ بنو ' اور اللہ سے بخشش مانگو ' بلا شبہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے "

(6b) قرآن کریم میں اللہ کا فرمان ہے جو میری ہدایت کی پیروی کرے نہ تو وہ بھکے گا نہ تکلیف میں پڑے گا .

فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى (٢٠/١٢٣ طٰهٰ)

" جو میری ہدایت کی پیروی کرے نہ تو وہ بھکے گا نہ تکلیف میں پڑے گا .(جو شخص میری ہدایت پر عمل کرے گا وہ گمراہ نہ ہوگا اور نہ سختی میں پڑے گا) "

(7) قرآن کریم کی نشر واشاعت کی جائے

(ساتواں حق) ثواب جاریہ والے کام تو آپ لوگ جانتے ہیں دین کا علم چھوڑ جانا ' مسجد بنانا' سرائے تعمیر کروانا ' کنواں کھدوانا یا نہر جاری کرنا یا پانی کا انتظام کرنا ' نیک اولاد جو اپنے والدین کے لیے دعا کرے اپنے والدین کے لیے استغفار کرے وغیرہ وغیرہ ثواب جاریہ کے ان کاموں میں جو علم چھوڑتا ہے وہ قرآن کی نشر واشاعت کے ضمن میں آتا ہے . اسی طرح قرآن کو دوسروں کو سنانا جس طرح حفاظ کرتے ہیں یہ نشرواشاعت کے حق کی ادائیگی میں آتا ہے .
قرآن کی تفسیر سنانا ' درس قرآن دینا ' کیسٹ یا کتابیں ' قرآنی رسالے یا آیات چھاپ کر یا لکھ کے لوگوں تک پہنچانا یا قرآنی کتابوں کی ڈسٹریبوشن یا پریس **distribution or publications** قاری یا استاد بن کر قرآن سکھانا وغیرہ یہ سارے کے سارے قرآن پاک کی نشر واشاعت کے کام ہیں

(8) قرآن کے ذریعہ نصیحت کی جائے ڈرایا جائے

(آٹھواں حق) **(۱)** فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ (۵۰/۴۵ ق)

" سو آپ ﷺ نصیحت کرتے رہیے قرآن سے ہر اس شخص کو جو ڈرتا ہو میری وعید سے "

(۲) نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ لا عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ لا بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ط وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ (۱۹۲-۱۹۵ / ۲۶ الشُّعَرَاء) " اترے ہیں اسے لے کر روح الامین۔ آپکے قلب پر تاکہ ہوجائیے آپ متنبہ کرنے والے آگاہ کرنے والے (یہ قرآن) ہے عربی زبان میں جو بالکل صاف اور واضح ہےاور یقیناً اسکا ذکر پہلی امتوں کی آسمانی کتابوں میں بھی ہے

(۳) قُلْ اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ط قُلِ اللّٰهُ قف شَهِيْدٌ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ قف وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْ بَلَغَ ط اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰى ط قُلْ لَّآ اَشْهَدُ ج قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ (۶/۱۹ الْاَنْعَام) " پوچھو کس کی گواہی سب سے بڑھ کر ہے ؟ کہو! اللہ گواہ ہے میرے اور تمہارے درمیان اور وحی کیا گیا ہے یہ قرآن تاکہ متنبہ کروں تمہیں اس سے اور ہر اس شخص تک جسے پہنچے ' (تاکہ میں اس قرآن کے ذریعہ سے تم کو اور جس جس کو یہ قرآن پہنچے ان سب کو ڈراؤں) کیا تم گواہی دیتے ہوکہ اللہ کے ساتھ ہیں معبود اور بھی ؟ کہہ دو کہ نہیں دیتا میں ایسی گواہی ۔ کہہ دو کہ سچی بات یہی ہے کہ وہی ہے معبود یکتا اور بے شک میں بیزار ہوں اس شرک سے جس میں تم مبتلا ہو

(۴) وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا صلے وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ (۴۶/۱۲) " اور یہ کتاب ہے تصدیق کرنے والی عربی زبان میں تاکہ ظالموں کو ڈرائیے اور نیکوں کاروں کو بشارت ہو" **(۵)** وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ط اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ لا لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ (۶۹-۷۰/ ۳۶ یٰسٓ)

" نہ تو ہم نے ان پیغمبر کو شعر سکھائے اور نہ یہ ان کے لائق ہے

(اور نہ شاعری انکے شایان شان ہے) وہ تو صرف ایک نصیحت واضح صاف پڑھے جانی والی قرآن ہے ' تا کہ وہ ہر اس شخص کو آگاہ کردے جو زندہ ہے اور کافروں پر حجت ثابت ہوجائے ''

(٦) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۔ قَیِّمًا لِّیُنْذِرَ بَاْسًا شَدِیْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَیُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا (٢-١/١٨ الكهف)

''تمام تعریفیں اسی اللہ کے لیے سزاوار ہیں جس نے اپنے بندے پر یہ قرآن اتارا اور اس میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی بلکہ تمام ٹھیک ٹھاک رکھا تا کہ اپنے پاس کی سخت سزا سے ہوشیار کردے اور ایمان لانے اور نیک عمل کرنے والوں کو خوشخبریاں سنادے کہ ان کے لیے بہترین بدلہ ہے ''

(٧) وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا وَّصَرَّفْنَا فِیْهِ مِنَ الْوَعِیْدِ لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ اَوْ یُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا (١١٣ / ٢٠ طٰهٰ) '' اسی طرح ہم نے آپ پر عربی قرآن نازل کیا ہے اور طرح طرح سے اس میں ڈر کا بیان سنایا ہے تا کہ لوگ پرہیزگار بن جائیں ' یا انکے دل میں سوجھ سمجھ تو پیدا کرے ''

(7) قرآن کو چھوڑنے کی سزائیں

قرآن کریم کو چھوڑ دیا وَقَالَ الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا (٣٠/٢٥ الفرقان)

'' اور رسول کہیں گے کہ اے میرے پروردگار! بے شک میری امت نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا '

قرآن شریف سے دوری یعنی اس پر ایمان نہیں لانا' اسکی تلاوت اور اسکے احکام سے دوری کی بنا پر انسان کو کئی سزائیں ملیں گی. بعض سزائیں دنیا میں اور بعض سزائیں آخرت میں ملیں گی.

(1) قرآن سے غفلت کی بناء پر دنیا کی سزائیں.

دنیا کی سزائیں یہ ہیں کہ قرآن سے اعراض (منہ پھیرنے والے) پر اللہ شیطان کو مسلط کردیتا ہے اور جسکا دوست شیطان ہے وہ بدترین اور دھوکا باز دوست ہے اور بعض سزائیں ایسی ہوتی ہے کہ اسکی دنیا کی زندگی تنگ کردی جاتی ہے.

(۱) وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ (۳۶/۴۳ الزُّخْرُف)

' اور جو بھی غفلت برتتا ہے رحمٰن کے ذکر سے تو مسلط کردیتے ہیں ہم اس پر ایک شیطان پھر وہی ہوتا ہے اسکا رفیق یعنی ساتھی ' اور یہ شیطان روکتے رہتے ہیں انکو راہ راست سے جب کہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم ٹھیک راستہ پر ہیں۔ یہاں تک کہ جب ایسا شخص پہنچے گا ہمارے ہاں تو کہے گا اپنے رفیق سے کاش! ہوتا میرے اور تمھاری درمیان مشرق ومغرب کا فاصلہ کیونکہ تو تو بدترین ساتھی نکلا "
قرین کے معنی ہیں رفیق (ساتھی) (یَعْشُ غفلت برتنا) (نُقَیِّضْ مسلط کرنا ' مقرر کرنا)

(۲) وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا (۳۸ / ۴ النِّسَآء)

" اور جسکا ہم نشین و ساتھی شیطان ہو وہ تو بدترین ساتھی ہے " (فَسَآءَ بدترین' بے حدخراب'برا)

(۳) وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ (۵۵/۳۹ الزُّمَر)

"اور پیروی اختیارکرو اس بہترین کتاب کی جو نازل کی گئی ہے تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے اس سے پہلے کہ آپڑے تم پر عذاب اچانک اور تمہیں خبر بھی نہ ہو "

(2) قرآن سے غفلت کی بناء پر آخرت کی سزائیں

آخرت کی سزائیں تو آپ کئی دفعہ سنیں ہونگے کہ فلاں فلاں عذاب ہوگا۔ حسب ذیل آیات پڑھنے سے آپ خود بہ آسانی سمجھ جائیں گے (۱) وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ۔ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ۔ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى (۱۲۴-۱۲۶ /۲۰ طٰهٰ) " اور جو منہ موڑے گا میری کتاب ہدایت سے تو یقیناً ہوگی اسکے لیے تنگ وترش زندگی اور اٹھائیں گے ہم روز قیامت اندھا ۔ اور وہ کہے گا میرے مالک کیوں اٹھایاہے تونے مجھے اندھا جبکہ تھا میں آنکھوں والا ارشاد ہوگا ایسے ہی جیسے آئی تھی تمھارے پاس ہماری نشانیاں سو بھلادیا تھا تو نے انھیں اور اسی طرح آج بھلادیا جائے گا تجھے ۔

اورایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ہم ہر اس شخص کو جو حد سے بڑھ جاتا ہے اور نہیں ایمان لاتا اپنے رب کی آیات پر ۔ اور یقیناً ہے عذاب آخرت زیادہ سخت اور زیادہ دیر رہنے والا ''

(۲) اَلَّذِیْنَ کَذَّبُوْ بِالْکِتٰبِ وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا قف فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ لا اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ط یُسْحَبُوْنَ لا فِی الْحَمِیْمِ لا ثُمَّ فِی النَّارِ یُسْجَرُوْنَ (۷۲ ـ ۷۰/۴۰ المؤمن) (فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ انکی گردنوں میں)

'' وہ لوگ جو جھٹلاتے ہیں اس کتاب کو اور ان تعلیمات کو بھیجی ہم نے دے کر اپنے رسولوں کو سو عنقریب انہیں معلوم ہوجائے گا 'جب طوق انکی گردنوں میں ہونگے اور زنجیریں (جن میں جکڑکر) وہ گھسیٹے جائیں گے ' کھولتے ہوئے پانی کی طرف پھر آگ میں جھونک دیے جائیں گے ''

(۳) فَلَنُذِیْقَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا عَذَابًا شَدِیْدًا وَّلَنَجْزِیَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِیْ کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۔ ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ج لَهُمْ فِیْهَا دَارُ الْخُلْدِ ط جَزَآءً بِمَا کَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَجْحَدُوْنَ (۲۸ ـ ۴۱/۲۷ حٰمٓ السجدة) '' پس یقیناً ہم ان کافروں کو سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے ' اور انہیں انکے بدترین اعمال کا بدلہ ضرور دیں گے ' اللہ کے دشمنوں کی سزا یہی دوزخ کی آگ ہے ' جس میں انکی ہمیشگی کا گھرہے یہ بدلہ ہے ہماری آیتوں سے انکار کرنے کا ''

(۴) مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ یَحْمِلُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وِزْرًا لا خٰلِدِیْنَ فِیْهِ ط وَسَآءَ لَهُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ حِمْلًا لا یَّوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِیْنَ یَوْمَئِذٍ زُرْقًا صلے یَّتَخَافَتُوْنَ بَیْنَهُمْ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا (۱۰۳ـ۱۰۰/ ۲۰ طٰهٰ) '' جس نے منہ موڑا اس سے تو یقیناً وہ اٹھائے گا قیامت کے دن بڑا بوجھ (گناہوں کا) ۔ ہمیشہ رہیں گے ایسے لوگ اسی حالت میں اور برابر ہوگا قیامت کے دن انکے لیے یہ بوجھ ' اس دن جب پھونکا جائے گا صور اور گھیر لائیں گے ہم مجرموں کو اس دن اس حالت میں کہ انکی آنکھیں پتھرائی ہوئی ہونگی ۔ باتیں کریں گے چپکے چپکے آپس میں نہیں رہے تم (دنیا میں) کوئی دس دن '' **(۵)** وَهٰذَا کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰی وَمَنْ حَوْلَهَا ط وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰی صَلَاتِهِمْ یُحٰفِظُوْنَ (۶/۹۲ الانعام)

"اور یہ بھی ایسی ہی کتاب ہے جس کو ہم نے نازل کیا ہے جو بڑی برکت والی ہے ' اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے تاکہ آپ مکہ والوں اور اسکے گرد و پیش والوں کو ڈرائیں ' اور جو لوگ آخرت کا یقین رکھتے ہیں ایسے لوگ اس پر ایمان لے آتے ہیں اور وہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں"

(٦) وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ط وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًاوَّنَذِيْرًا ٥ وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهُ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا ٥ قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ط (١٠٧ - ١٠٥ / ١٧ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْل) " اور حق ہی کے ساتھ نازل کیا ہے ہم نے اس قرآن کو اور حق ہی لے کر نازل ہوا ہے اور نہیں بھیجا ہم نے تمہیں (اے محمد ﷺ) مگر بشارت دینے والا اور متنبہ کرنے والا بنا کر (یعنی خوشخبری اور ڈرانے والا) اور نازل کیا ہے ہم نے اس قرآن کو واضح مضامین کے ساتھ تاکہ پڑھ کر سنایئے آپ اسے انسانوں کو ٹھہر ٹھہر کر اور نازل کیا ہے ہم نے اسکو بتدریج (حسب موقعہ)"

(VI) قرآن اللہ رب العالمین کا بڑا معجزہ ہے

جو رسول اللہ ﷺ کو عطا کیا گیا ہے ابوہریرہؓ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جتنے پیغمبر گزرے ہیں ان میں سے ہر ایک کو ایسے ایسے معجزے دیئے گئے جن کو دیکھ کر لوگ ایمان لائے۔ (بعد کے زمانے میں انکا کوئی اثر نہ رہا) اور مجھ کو جو بڑا معجزہ اللہ نے دیا ' وہ قرآن ہے جس کو وحی کے ذریعہ سے میرے پاس بھیجا۔ (اسکا اثر قیامت تک رہے گا) تو مجھ کو یہ امید ہے کہ قیامت کے دن میرے تابعدار لوگ دوسرے پیغمبروں کے تابعداروں سے زیادہ ہونگے '

(٥٠٤ /٦ بخاری)

(VII) قرآن جیسی ایک سورت تو بنا لاؤ۔

(١) قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا (١٧/٨٨ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْل) " کہہ دیجئے کہ اگر تمام انسان اور جن جمع ہوکر اس بات پر آمادہ ہوں کہ اس قرآن کے مانند کوئی کلام

بنا لائیں تو ہرگز اس جیسا نہیں بنا سکیں گے اگرچہ کہ ان میں ہر ایک دوسرے کا مددگار ہی کیوں نہ ہو

(۲) وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۝ وَادْعُوْا شُهَدَآئَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (۲۳ / ۲ اَلْبَقَرَة)

" اور ہم نے جو کچھ اپنے بندے پر اتارا ہے اس میں اگر تمہیں کوئی شک ہو اور تم سچے ہو تو اس جیسی ایک سورت تو بنا لاؤ ' اللہ کے سوائے اپنے حمایتی اور مددگار کو بھی بلالو "

(۳) اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۝ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (۳۸ / ۱۰ يُوْنُس)

" کیا یہ کہتے ہیں کہ اسے گھڑ لیا ہے (خود نبی نے ؟) کہو ! اچھا تو بنا لاؤ ایک سورت اس جیسی ' اور بلالو (اس کام کے لیے) جن کو بلاسکتے ہو تم اللہ کے سوا ' اگر ہو تم سچے "

(٤) اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (۱۳/۱۱ هُوْد)

" کیا یہ کہتے ہیں کہ اسے گھڑ لیا ہے (خود نبی نے ؟) کہو ! اچھا تم بنا لاؤ دس سورتیں اس جیسی ' اور بلالو (اس کام کے لیے) جن جن کو تم بلاسکتے ہو اللہ کے سوا ' اگر ہو تم سچے "

(VIII) کافروں کے کیا تأثرات ہیں قرآن کے تعلق سے

(1) کافر کہتے ہیں کہ قرآن مت سنو.

(۱) وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ

(۲٦ / ٤۱ حٰمٓ السجدة) " اور کافروں نے کہا اس قرآن کو سنو ہی مت اور خلل ڈالو اس میں (جب وہ پڑھ کر سنایا جائے) شاید کہ تم (اس طرح) غالب آجاؤ "

(۲) اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ یَقُصُّ عَلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اَکْثَرَ الَّذِیْ هُمْ فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ (۲۷/۷۶ النمل) ''بلا شبہ یہ قرآن بیان کرتا ہے بنی اسرائیل کے سامنے ان باتوں میں سے اکثر (کی حقیقت) جن وہ اختلاف کرتے ہیں''

(2) کافر کہتے ہیں کہ ہم اس قرآن کو نہیں مانیں گے

(۱) وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ ؕ وَلَوْ تَرٰٓی اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۖۚ یَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰی بَعْضِ الْقَوْلَ ۚ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِیْنَ اسْتَکْبَرُوْا لَوْ لَآ اَنْتُمْ لَکُنَّا مُؤْمِنِیْنَ

(۳۴/۳۱ سبا)

'' اور کہتے ہیں یہ کافر ہرگز نہیں ایمان لائیں گے ہم اس قرآن پر اور نہ ان (کتابوں) پر جو اس سے پہلے آچکی ہیں۔ اور کاش تم دیکھو وہ سماں جب ظالم لوگ کھڑے کیے جائیں گے اپنے رب کے حضور ڈال رہے ہونگے وہ ایک دوسرے پر الزام، کہیں گے وہ لوگ جو دبا کر رکھے گئے تھے ان لوگوں سے جو بڑے بنے ہوئے تھے کہ اگر نہ ہوتے تم تو ضرور ہوتے ہم مومن''

(۲) اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِالذِّکْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ لَکِتٰبٌ عَزِیْزٌ (۴۱/۴۱ حٰمٓ السجدۃ) ''جن لوگوں نے اپنے پاس قرآن پہنچ جانے کے باوجود اس سے کفر کیا (وہ بھی ہم سے پوشیدہ نہیں) یہ بڑی باوقعت (زبردست) کتاب ہے''

(۳) وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِ اٰیٰتُنَا وَلّٰی مُسْتَکْبِرًا کَاَنْ لَّمْ یَسْمَعْهَا کَاَنَّ فِیْٓ اُذُنَیْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ (۳۱/۷ لقمٰن)

'' اور جب پڑھی جاتی ہیں اس کے سامنے ہماری آیات تو رخ پھیر لیتا ہے گھمنڈ کرتے ہوئے گویا کہ اس نے سنا ہے نہیں جیسے کہ اسکے کانوں میں بہرہ پن ہے، سو خوشخبری دے دو اسے دردناک عذاب کی''

(٤) وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ (٣١/٢١ لُقْمٰن)

"اور جب کہا جاتا ہے کہ پیروی کرو اسکی جو نازل کیا ہے اللہ نے تو وہ کہتے ہیں نہیں بلکہ ہم پیروی کریں گے اس کی کہ پایا ہم نے جس پر اپنے باپ دادا کو ' ان سے پوچھو کیا پھر بھی اگر شیطان بلا رہا ہو انہیں جہنم کے عذاب کی طرف؟"

(٥) وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ (٦/٧ الْاَنْعَام)

" اور اگر نازل کرتے ہم آپ پر کتاب (لکھی ہوئی) کاغذ پر اور وہ چھوکر بھی دیکھ لیتے اپنے ہاتھوں سے تب بھی کہتے ' وہ لوگ جو کافر ہیں کہ نہیں ہے یہ مگر جادو کھلا "

(3) مشرکین کے سامنے بہت بلند آواز سے قرآن پڑھنے کی احتیاط کرنی چاہیے ورنہ یہ لوگ قرآن کو بُرا بھلا کہتے ہیں

۔ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آیت " وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا " (١٧/١١٠ بنی اسرائیل) اس وقت نازل ہوئی جب رسول اللہ ﷺ مکہ میں (کافروں کے ڈر سے) چھپے رہتے آپ ﷺ جب اپنے اصحاب کونماز پڑھاتے تو بلند آواز سے قرآن پڑھتے ، مشرک جب قرآن سنتے تو خود قرآن کو اور قرآن اتارنے والے کو ' اور جو قرآن لےکر آئے ہیں (یعنی جبریل یا پیغمبر ﷺ کو) سب کو برا کہتے اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ کو یہ حکم دیا کہ اپنی نماز کو بلند آواز سے نہ پڑھیں یعنی قرأت خوب جہر کے ساتھ نہ کریں کہ مشرکین سنیں اور قرآن شریف کو برا کہیں اور اتنا آہستہ بھی نہ پڑھیں کہ آپکے اصحاب نہ سن سکیں بلکہ بیچ بیچ میں پڑھا کریں (نہ بلند نہ بالکل آہستہ) (٦/٢٤٦ بخاری)